رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔
(الہام حضرت مسیح موعود)

چندہ غیر ممالک سے ۔ سات روپے

ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۴ | ۲۶ مئی ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۴ شعبان ۱۳۳۵ھ | نمبر ۹۳

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بحمد اللہ بخیر و عافیت ہیں ۔

۲۴ مئی کو سیالکوٹ کے جلسہ احمدیہ پر حسب الحکم حضرۃ خلیفۃ المسیح بامارت جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے جناب حافظ روشن علی صاحب ۔ جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل ۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ۔ جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق تشریف لے گئے ہیں۔ خداوند کریم فائز المرام واپس لائے ۔

اسی تاریخ جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب قصور کے جلسہ احمدیہ پر تشریف لے گئے ۔ غالباً لاہور سے جناب مولوی غلام رسول صاحب

اخبار احمدیہ

برہما کے احمدی احباب کی خدمت میں التماس

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ میں نے سنا ہے کہ تھاٹن ۔ پیگو ۔ ٹانگو ۔ پیدان بھامو وغیرہ اپر و لوئر برما میں اکثر اکیلے دوکیلے احمدی احباب موجود ہیں ۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ براہ نوازش اپنے اپنے مفصل پتہ سے مجھ کو مطلع فرمادیں تاکہ انکو دوسرے احمدی احباب سے واقف کرایا جاوے ۔ اور نیز انجمن احمدیہ برہما میں انکو داخل کیا جاوے ۔ جماعت میں شامل ہونے سے اللہ تعالےٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں ۔ طاقت بڑھتی ہے ۔ ترقی ہوتی ہے ۔ تبلیغ میں آسانی ہوتی ہے حضرۃ خلیفۃ المسیح ثانی بار بار اس امر کی تاکید فرماتے ہیں ۔

خاکسار غلام دستگیر احمدی سب اسسٹنٹ سرجن ۔ چاؤنگا ضلع پیگو ۔ لوئر برما ۔ جنرل سکرٹری ۔ انجمن احمدیہ ۔ اپر برما

جماعت امرتسر

میاں نبی بخش صاحب تاجر پشمینہ کے فرزند میاں محمد عبد اللہ صاحب امرتسر سے لکھتے ہیں کہ جماعت امرتسر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کے ذریعہ دینی علوم میں ترقی کر رہی ہے ۔ آپ روزانہ درس دیتے ہیں ۔ یہاں اس ایک سال میں پانچ آدمی داخل سلسلہ ہو چکے ہیں ۔ مخالفین نے جو ایک مقدمہ ہمارے بھائی میاں سراج الدین صاحب پر فسخ نکاح کے متعلق کھڑا کیا تھا ۔ خدا نے اس میں ان کو شرمندہ کیا ۔ اس مقدمہ پر انجمن نے ایک سو روپیہ کے قریب اپنے پاس سے صرف کیا ۔

جنگ کے حالات
ایک احمدی کے چشم دید

میرے ماموں محمد نظیر احمدی خدا کے فضل سے بخیر و عافیت میسو پوٹامیہ فیلڈ سے واپس

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

آ گئے۔ وہاں کے حالات سنکر معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کو خدا تعالےٰ نے فرشتوں کے ذریعہ مدد دے رہا ہے۔ اور

ایسکے مقابلہ پر انسانی طاقتیں تھکی نظر آتی ہیں

ترک سپاہی کو یہ اس قدر وردی نہیں جو جیسا کپڑا پہنے ہے۔ ویسا ہی پہنے ہیں۔ مگر ان کے پہننے کی سخت تنگی ہے۔ بعض دیکھ کر ان کی بدقسمتی پر افسوس آتا ہے۔ ترک قیدی بیان کرتے ہیں کہ ہم پر زوال ہے۔ پھر پیشانی پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں۔ امر ربی۔ امر ربی۔ اور یہ کہ ہماری طاقت کچھ کام نہیں دیتی ترک قیدی نہایت خوش ہیں۔ اور اپنے آپ کو امن میں پاتے ہیں۔ سرکار برطانیہ کے مداح ہیں۔ جرمن قیدی بھی اسی طرح آزاد اور خوش ہیں۔ میدان جنگ میں سامان رسد اسقدر بھرا پڑا ہے۔ کہ تعجب آتا ہے۔ سپاہی روٹی نہیں پکاتے پوریاں گلگلے بنا بنا کر کھاتے ہیں۔ میوہ ہر قسم کا بافراط سپاہ کو ملتا ہے۔ سرکاری خدمت پر جسقدر لوگ گئے ہیں خواہ سپاہی ہوں یا قلی یا قیدی سب کی وردی ایک۔ مگر سب کو حکماً سپاہی کہا جاتا ہے۔ ممکن نہیں کہ قلی و قیدی کہا جائے اول تو کوئی شناخت ہی نہیں۔ جو شہر فتح ہوئے ہیں۔ امن کا انتظام لاجواب کیا ہے۔ ماموں صاحب نے وہاں تبلیغ بھی خوب کی۔ بعض لوگوں نے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کو قبول کیا۔ واپسی پر قادیان آنے کا پختہ وعدہ کیا اللہ تعالےٰ انہیں نیکی کی توفیق دے۔ آمین

سعادت علی۔ شاہجہانپوری

امرتسر کے مقدمہ تنسیخ نکاح کی اپیل

سنا گیا ہے۔ کہ مدعیہ کے ماں اور بھائی نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ کہ ہم اپیل نہیں کرینگے بلکہ اپنی بہن کو دو چار روز میں اپنے داماد مسمی سراج الدین احمدی کے گھر صلح صفائی سے بھیجدینگے۔ مگر جب مولویوں نے سنا تو ان کے گھر آ کر ان کو بھیجنے سے روکدیا۔ اور چندہ جمع کر کے اپیل کرنے کے لئے خرچ کے خود متکفل ہوئے ہیں۔ اور ایک دوست نے بیان کیا کہ ۲۳ مئی کو اپیل دائر بھی کر دیگئی ہے۔ لہذا احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہماری نصرت اور فتح کرے۔ آمین ثم آمین

محمد ابراہیم بقاپوری

درخواست دعا۔ محمد حسام الدین صاحب کشمیری اپنے والد صاحب کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں

فہرست نومبایعین

(بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۱۷ع)

یہ نمبر شمار جنوری سنہ ۱۹۱۷ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل صحیح نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آ کر بیعت کرتے ہیں۔ انکے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کیگئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ انکو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

نمبر	نام	ضلع
۶۵۰	برکت بی بی صاحبہ	ضلع جالندھر
۶۵۱	حسین بی بی صاحبہ	〃
۶۵۲	غلام فاطمہ صاحبہ	〃
۶۵۳	امیر بی بی صاحبہ	〃
۶۵۴	غلام محمد صاحب	〃
۶۵۵	مریم اہلیہ ملکو شاہ صاحب	ضلع رتناگری
۶۵۶	کلثوم صاحبہ	〃
۶۵۷	سکینہ صاحبہ	〃
۶۵۸	ابراہیم شاہ صاحب	〃
۶۵۹	فاطمہ بی بی صاحبہ	〃
۶۶۰	شیخ احمد صاحب	〃
۶۶۱	شیخ ہارون صاحب	〃
۶۶۲	شیخ علی صاحب	〃
۶۶۳	فرید صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۶۶۴	عبداللہ صاحب	〃
۶۶۵	اللہ دتا صاحب	〃
۶۶۶	کرم بی بی صاحبہ	〃
۶۶۷	غلام محمد صاحب	〃
۶۶۸	مسماۃ فاطمہ بی بی صاحبہ	〃
۶۶۹	مسماۃ عایشہ بی بی	〃
۶۷۰	رقیہ صاحبہ	〃
۶۷۱	ام کلثوم صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ
۶۷۲	زینب بی بی صاحبہ	〃
۶۷۳	ستار محمد صاحب	〃
۶۷۴	ستار بی بی صاحبہ	〃
۶۷۵	اسمٰعیل صاحب	〃
۶۷۶	ابراہیم صاحب	〃
۶۷۷	عایشہ بی بی صاحبہ	〃
۶۷۸	فیض محمد صاحب	〃
۶۷۹	احمد صاحب	〃
۶۸۰	جنت بی بی صاحبہ	〃
۶۸۱	ہاجرہ بی بی صاحبہ	〃
۶۸۲	برکت	〃
۶۸۳	محمد علی صاحب	〃
۶۸۴	آمنہ بی بی صاحبہ	〃
۶۸۵	عزیز الدین خان صاحب	بھاگلپور
۶۸۶	محمد ابراہیم صاحب	گوڑگاؤں
۶۸۷	چودہری رلدو خان صاحب	ضلع ہوشیارپور
۶۸۸	اہلیہ عبدالمجید خان صاحب	مونگھیر
۶۸۹	شہاب الدین صاحب	〃
۶۹۰	ولی محمد صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۶۹۱	قاضی عبدالرؤف صاحب	پشاور
۶۹۲	احمد صاحب	جہکدل
۶۹۳	فضل الدین صاحب	ضلع ہوشیارپور
۶۹۴	والدہ صاحبہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب	ضلع گورداسپور
۶۹۵	پیر عبدالمجید صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۹۶	منشی امام الدین صاحب	〃 گوجرانوالہ
۶۹۷	اہلیہ علی حیدر صاحب	〃 جہلم
۶۹۸	اہلیہ میاں ابراہیم صاحب	پٹیالہ
۶۹۹	اہلیہ عبدالعزیز صاحب	〃
۷۰۰	اللہ بخش صاحب	ضلع ملتان
۷۰۱	محمد دین صاحب	〃 شاہپور
۷۰۲	نور محمد صاحب	امرتسر
۷۰۳	حسن محمد خان صاحب	〃
۷۰۴	محمد بی بی صاحبہ	ضلع ملتان

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان - ۲۶ مئی ۱۹۱۷ء

آفاتِ عالم

کارخانہ عالم کا عبرت انگیز نقشہ

مبارک وہ جو فائدہ اٹھائے

اے خوابِ غفلت میں سونے والو! جاگو۔ اے غیر بے ہنگام کے متوالو! اٹھو۔ اے سرشاریٔ ضلالت میں بہکے ہوؤ! ہوش میں آؤ۔ کہ قدرت کے پس پردہ مگر زبردست اور زورآور ہاتھ تمہارے لئے عبرت انگیز اور دردناک نظارے پیش کر رہے ہیں۔ تمہیں جھنجوڑ جھنجوڑ کر جگا رہے اور تمہیں ہوش و حواس میں لانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ ہر روز جو تم پر طلوع ہوتا ہے۔ تمہاری بربادی اور ہلاکت کا پیغام لاتا ہے۔ اور ہر رات جو تم پر آتی ہے۔ تمہاری گمراہی اور ضلالت کا نقشہ کھینچتی ہے۔

تم اپنی دنیا کو دیکھو۔ اس کی ہر چیز پر نظر ڈالو۔ اور اسکے ہر تغیر پر غور کرو۔ کہ وہ تمہاری ذات خاص پر۔ تمہارے متعلقین کی ذات پر۔ تمہارے اسباب معاش پر۔ کیا اثر ڈال رہے ہیں؟ کیا وہ تمہارے لئے باعث آرام و تسکین۔ وجہ خوشی و راحت۔ اور سبب حیات و زیست ہو رہے ہیں؟ یا تمہارے تنزل و زوال۔ تباہی و بربادی۔ اور خسران و خذلان کا موجب بن رہے ہیں۔ اگر شق ثانی درست ہے۔ اور واقعہ میں یہی درست ہے۔ تو بتلاؤ اور ذرا سوچ کر بتلاؤ۔ فاین تذھبون (۸۱-۲۶) تم ضلالت اور گمراہی کی سرشاری میں کہاں بہکے جا رہے ہو۔

(۲)

کیا جو کچھ تمہیں پیش آ رہا ہے۔ وہ تمہاری خمار آلود آنکھوں کے علاج کے لئے کافی نہیں ہے؟ کہ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور کیا جو کچھ تم پر گزر رہی ہے وہ تمہاری کجی کو دور کرنے کے لئے کم ہے۔ کہ اس سے زیادہ کے متمنی ہو۔ پھر کیا تم نہیں جانتے۔ کہ خدا کے غضب کی آتش کا جلایا ہوا کبھی ہرا نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی گرفت میں آیا ہوا کبھی چھوٹ نہیں سکتا۔ اگر جانتے ہو۔ تو افلا تعقلون (۲-۴۴) پھر تم عقل و خرد فہم و فراست سے کیوں کام نہیں لیتے۔ اور اصلاح حال کی طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے۔

(۳)

اے بادۂ غفلت کے سرشارو! سن لو۔ اور کان کھول کر سن لو۔ کہ وہ خدا جس نے تمہیں ڈھیل پر ڈھیل دی۔ تم نے بڑے بڑے خطرناک جرم کئے۔ مگر اس نے دامن عفو سے ڈھانپ دیئے۔ تم نے بڑی بڑی سرکشیاں کیں۔ مگر اس نے معاف کر دیں۔ تم نے بڑے بڑے تمرد اور انانیت کے کلمات منہ سے نکالے۔ مگر اس نے بخش دیئے۔ اب اس کی غیرت جوش میں آگئی ہے۔ اور اس کا غضب بھڑک اٹھا ہے کیونکہ بات حد سے گذر گئی ہے۔ اور تم خدا کی مقرر کردہ حدود سے آگے بڑھ گئے ہو۔ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مھین (۴-۱۷) اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے۔ اور اس کی مقرر کی ہوئی حدود سے آگے نکل جائے۔ خدا اس کو آگ کے عذاب میں داخل کریگا جس میں ہمیشہ رہیگا اور اسکے لئے یہ ذلیل و رسوا کرنیوالا عذاب ہے۔

(۴)

خدا تعالیٰ نے تمہیں ایک عرصہ دراز تک اپنے رحم و فضل الطاف و نوازش کے دامن میں جگہ دی۔ مگر تم نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ بلکہ دن بدن عصیان و طغیان میں بڑھتے ہی گئے۔ اب وہ تمہیں اپنے قہر و غضب کا مزا چکھانا چاہتا ہے۔ اور اگر اب بھی تم اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے کے لئے تیار نہیں ہو۔ جو تمہارے اختیار کی بات ہے۔ تو پھر وہ پیالہ پینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جسے لبوں سے ہٹانے کی تم میں قدرت نہیں ہے۔ اور یہ تم پر کوئی ظلم نہیں ہوگا بلکہ ذلک بما قدمت ایدیکم ان اللہ لیس بظلام للعبید (۳-۱۷۸) یہ وہی کچھ ہو گا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا۔ ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا۔

(۵)

دیکھو کس قدر تباہیاں اور ہلاکتیں رونما ہو رہی ہیں۔ اور کس قدر روز بروز مصائب اور آلام کے اسباب مہیا کئے جا رہے ہیں۔ موجودہ جنگ کی عالمگیر مصیبت کو ہی دیکھو کونسا انسان ہے۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں اس سے فریاد کناں نہیں ہے۔ کوئی باپ کی حیثیت سے۔ کوئی ماں کی مامتا سے۔ کوئی بھائی بہن ہونے کی وجہ سے۔ کوئی بیوی ہونے کے لحاظ سے۔ کوئی ولد ہونے کے باعث سے۔ کوئی دوست ہونے کی حیثیت سے۔ آہ و بکا میں مصروف اور گریہ زاری میں مشغول ہے۔ تم بھی اگر ان حیثیتوں میں سے کسی کے مصداق بنکر زخم خوردہ ہو۔ تو اپنے نفس پر ہی غور کر لو۔ اور اگر نہیں۔ تو جو کچھ تم کھاتے ہو۔ اس کو دیکھو۔ جو پہنتے ہو اس پر نظر کرو۔ اور جو اشیاء استعمال میں لاتے ہو۔ ان کا حساب لگاؤ کہ جنگ سے پہلے ان کی کیا حالت تھی۔ اور اب کیا ہے۔ پہلے انہیں تم کس آسانی اور سہولت سے حاصل کر سکتے تھے اور اب کس مصیبت اور تکلیف سے مہیا کرتے ہو۔ کیا ان سب باتوں کا اثر تمہارے نفس پر نہیں پڑا۔ ضرور پڑا ہے۔ ضرب لکم مثلا من انفسکم (۳۰-۲۷) یہ تمہارے جانے تمہارے ہی۔ نفس کی مثال پیش کی گئی ہے کاش! تم اس سے ہی فائدہ اٹھاؤ۔

(۶)

پھر دیکھو وبائی امراض اور دیگر حادثات کیونکر ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ وبائے طاعون دن بدن بڑھ رہی ہے۔ گاؤں کے گاؤں اور محلوں کے محلے اجاڑ رہی ہے۔ ماں کو بچہ سے۔ خاوند کو بیوی سے۔ بھائی کو بہن سے۔ دوست کو دوست سے۔ جدا کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں خطرناک سے خطرناک زلزلے آ رہے ہیں۔ ماہ حال میں ہی جو زلزلہ آیا ہے۔ وہ ابھی تمہاری یاد سے نہیں اترا ہوگا۔ طاعون سے صرف ایک ہفتہ میں ہی ۲۹۰۴۹ اموات ہو چکی ہیں۔ لیکن افسوس! تمہاری غفلت پر۔ اور واویلا تمہاری لاپرواہی پر۔ کہ تم سب کچھ دیکھتے ہوئے کچھ نہیں دیکھتے۔ سب کچھ سنتے ہوئے کچھ نہیں سنتے۔ اور سب کچھ سمجھتے کچھ نہیں سمجھتے

پھر کیا تم انہیں میں کے نہیں ہو۔ جنکے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بها ولهم اذان لا یسمعون بها۔ اولئک کالانعام بل هم اضل اولئک هم الغفلون (۷ - ۱۷۸) انکے دل ہیں۔ مگر وہ ان سے سمجھتے نہیں۔ انکی آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں۔ انکے کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ وہ حیوانوں کی مانند بلکہ ان سے بھی گئے گذرے ہیں۔ اور غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں ۔

(۷)

عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے یہی کچھ کم نہ تھا۔ لیکن افسوس کہ تمہارے دل پتھر سے زیادہ سخت ہو چکے ہیں تم نے جنگ کے متعلق کہدیا۔ یورپین ممالک میں ہونے کی وجہ سے ہمارے ملک پر اس کا کوئی خاص اثر نہیں ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ طاعون کے متعلق کہدیا کہ یہ تو کبھی اور کسی موسم میں پیچھا ہی نہیں چھوڑتی پھر اس سے ڈر ڈر کر کیوں اپنے عیش وعشرت سے دست بردار ہو جائیں گویا یہ دردناک آفات اور الم افزا مصائب معمولی اور بے حقیقت ہیں۔ لیکن جس طرح خدا تعالےٰ کے رحم اور فضل کی کوئی حد نہیں۔ اسی طرح اسکے پاس سامان عقوبت و سرزنش کی بھی کوئی کمی نہیں۔ چنانچہ اس نے تمہارے لئے ایک اور سامان پیدا کر دیا ہے۔ جو نظام فلکی میں تغیر و تبدل ہے ۔

(۸)

ذرا دیدۂ عبرت وا کرکے دیکھئے۔ کونسا مہینہ گذر رہا ہے۔ اور کونسا موسم شروع ہے۔ مہینہ تو وہ ہے جسکے متعلق کسی نے کہا ہوا ہے۔ اور بالکل درست کہا ہوا ہے کہ

مئی کا آن پہونچا ہے مہینہ
بہا چوٹی سے ایڑی تک پسینہ

مگر کیا سال حال کا مئی مہینہ بھی ویسا ہی ہے۔ ہرگز نہیں نہ گرمی کی وہ تپش ہے۔ جو پہلے ہوا کرتی تھی نہ پسینہ کا وہ زور ہے جو چوٹی سے ایڑی تک بہا جاتا تھا۔ نہ اس لو کی شکایت ہے۔ جس سے بچنے کی تدبیریں کی جاتی تھیں بلکہ ہے تو یہ ہے۔ کہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔ بادل گرجتے ہیں۔ مینہ برستے ہیں۔ بوچھاڑ پڑتی ہے۔ کیا یہ کوئی معمولی انقلاب ہے؟ ہرگز نہیں۔ برشگال کا موسم خشک گذر جاتا ہے۔ کھیتیاں وقت پر بارش کے نہ ہونے سے خراب وخستہ ہو جاتی ہیں لیکن اب جبکہ فصل کٹ چکی ہے اور کھلیانوں میں آ جاتی ہے۔ تو بارش شروع ہو جاتی ہے اور ایسی شروع ہوتی ہے کہ گویا برسات کا موسم ہی آ گیا ہے ۔

(۹)

یہ اسی موسم کا حال نہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ جو ایک اخبار نے بایں الفاظ بیان کی ہے۔ کہ:۔

"ہر موسم اپنے مستقر سے بہت دور ہٹ گیا ہے۔ نہ تو مئی اور جون میں گرمی پڑتی ہے۔ اور نہ جولائی اور اگست میں بارش ہوتی ہے۔ نہ دسمبر اور جنوری میں چلے کا جاڑا ہوتا ہے۔ غرضکہ ہر فصل اور ہر موسم اپنے مستقر سے ہٹا ہوا ہے۔ اور ہٹتا جاتا ہے۔ اور اگر اسی طرح ہٹتا رہا۔ تو نظام عالم میں بہت زیادہ انقلاب صورت پذیر ہونے کا پورا یقین کر لینا چاہیئے۔" (آگرہ اخبار)

اب سوال یہ ہے کہ موسموں میں اسقدر عظیم الشان تغیر و تبدل کیوں ہے۔ جو دنیا کی ہلاکت و بربادی کا موجب ہو رہا ہے۔ کیا وجہ ہے؟ اس کا جواب صاف ہے کہ چونکہ اہل دنیا بدل گئے۔ انکے افعال واعمال بدل گئے۔ ان کی عادات واخلاق بدل گئے اسلئے ان سے خدا تعالیٰ کا سلوک بھی بدل گیا۔ اور انکی تخریب اور تذلیل کے سامان پیدا کر دئے گئے۔ انکی تباہی و بربادی کے اسباب تیار ہو گئے ۔

اب بھی اگر کوئی اس ارشاد خداوندی کو نہ سمجھے۔ کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ ہم اس وقت تک عالمگیر عذاب نہیں برپا کرتے۔ جب تک کہ کوئی رسول نہیں بھیج لیتے۔ تو اسکی مرضی۔ ورنہ اسکے سمجھانے میں کوئی کمی نہیں رہ گئی ۔

(۱۰)

موسموں کا تغیر ایک اتنا بڑا عذاب ہے۔ کہ جس کا تصور کرتے ہوئے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر وقت پر گرمی نہ پڑیگی۔ تو بارشیں نہ ہونگی۔ اور جب بارشیں نہ ہونگی تو کھیتی نہ ہوگی۔ اور جب کھیتی نہ ہوگی۔ اور جو کچھ ہوگی اسے بے وقت کی بارشیں برباد کر دینگی تو بتلاؤ کیا کھاؤ گے کیا پہنو گے۔ اور کسطرح گذارہ کرو گے علاوہ ازیں اس تغیر سے طرح طرح کی وبائیں اور بیماریاں پیدا ہو کر تمہارے لئے بجز امن ہلاکت پھیلائینگی۔ اس سے کسطرح بچو گے ۔

(۱۱)

پس اے وہ لوگو! جو دیدۂ عبرت رکھتے ہو عبرت پکڑو اور اے وہ لوگو! جو عقل وخرد سے بہرہ ور ہو۔ اس سے کام لیکر خدا تعالیٰ کے رسول حضرت مرزا غلام احمد کو قبول کرو۔ تا خدا کے غضب کی بجائے اسکے رحم اور فضل کے مورد بنو۔ عذابوں اور مصیبتوں سے رستگاری پاؤ۔ اور کامیابی و کامرانی حاصل کرو۔ کیونکہ یہ عذاب خدا کے اس رسول کے انکار اور اسکے مقابلہ میں گستاخی کے ساتھ پیش آنے کے نتیجہ میں ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کی سنت الٰہی کے مطابق ہیں ۔

مبارک ہے وہ جو فائدہ اٹھائے ۔

ریویو

کلام نیرنگ

مرغوب ایجنسی لاہور نے۔ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔ اے کے کلام کا مجموعہ جو وقتاً فوقتاً رسالہ مخزن اور دیگر رسالوں میں چھپتا رہا ہے "کلام نیرنگ" کے نام سے اپنی مشہور خوش اسلوبی اور حسن طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے۔ سید صاحب موصوف اپنی دلپذیر اور دل آویز شاعری کی وجہ سے کافی شہرت رکھتے ہیں۔ اور واقعہ میں آپکے پرمعنی تخیلات اس قابل ہیں کہ اہل علم اور با مذاق اصحاب انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور داد قابلیت دیں۔ کیونکہ آپ بے معنی خیال آرائی کی بجائے مناظر قدرت اور جذبات فطرت کے اظہار میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ ہم شعر وشاعری سے دلچسپی رکھنے والے ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں کہ اگر وہ ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر شیرین بیان کے کلام کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو "مرغوب ایجنسی لاہور" سے کلام نیرنگ منگوا کر پڑھیں۔ جو چھوٹے سائز کے ۴۴ صفحوں پر مشتمل ہے لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ بہت عمدہ لگایا گیا ہے۔ اور نیرنگ صاحب کا فوٹو بھی شامل ہے۔ قیمت ۸ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

دعا سے بڑھکر کوئی کامیابی کا ذریعہ نہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۸ مئی ۱۹۱۷ء

واذا سألك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیؤمنوابی لعلھم یرشدون ۝ (بقرہ رکوع ۲۳)

یوں تو دعا ایک ایسی چیز ہے کہ جسکے مقابلہ میں کوئی روک نہیں ٹھہر سکتی۔ اور یہ ایک ایسا ہتھیار ہے کہ جسکی کاٹ کو کوئی ڈھال نہیں روک سکتی۔ اگر تمام دنیا کی دھاتوں کو جمع کیا جائے اور انسے ایک ڈھال تیار کیجائے تب بھی وہ دعا کے حملہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

بہت سے لوگ ہونگے جنہوں نے بچپن میں بوڑھی عورتوں سے قصے سُنے ہونگے اور بہت سے ہوں گے جنہوں نے ابتدائی تعلیم کے دوران میں کچھ قصے پڑھے ہونگے۔

مَیں نے ایک قصہ سُنا تھا کہ کوئی جادو کا محل تھا۔ جو شخص اسپر حملہ کرتا وہ کامیاب نہ ہوتا تھا۔ پھر کسی نے کوئی طلسم پڑھکر ماش کا دانہ مارا۔ تو وہ محل پھٹ گیا۔ جو کچھ اس میں خزانہ وغیرہ تھے انپر اس نے قبضہ کر لیا۔ اور اس قسم کے دوسرے قصے محض بچوں کے دل خوش کرنے کو بنائے گئے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو وہ مقامات جنکے فتح ہونیکی کوئی تدبیر نہیں ہوتی۔ وہ صرف خدا کے حضور ہاتھ اٹھا دینے سے فتح ہو جاتے ہیں۔ ماش کے ذریعہ قلعہ کا اڑنا صرف ایک قصہ ہے مگر یہ واقعہ ہے کہ خداوند کریم ہر ایک قسم کی مشکلات کے پہاڑ صرف چند لفظوں کے کہنے اور آنکھوں سے چند دانے گرانے سے اڑا دیتا ہے آنسو بھی دانہ کے مشابہ ہی ہوتے ہیں لیکن بظاہر اس سے بھی زیادہ نازک اور کمزور۔ کہ جو انگلی کے ساتھ چھونے سے ہی ٹوٹ جاتے ہیں۔ وہ قلعہ جسکو کوئی فتح نہیں کر سکتا وہ ان سے فتح ہو جاتا ہے۔ تو دعا ہر زمانہ اور ہر وقت بڑے بڑے عظیم الشان کام کرتی ہے۔ لیکن ہمارے زمانہ میں تو بہت ہی کارآمد ہتھیار ہے۔ مَیں نے ایک رؤیا دیکھی۔ اور آجتک جب یاد آتی ہے۔ اسکی لذت محسوس کرتا ہوں مَیں نے دیکھا کہ ایک اژدہا ہے اور ایک سڑک ہے کچھ آدمی آگے بڑھے ہوئے ہیں اور ایک جماعت میرے ساتھ ہے جو لوگ آگے ہیں، انکے متعلق ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ہی ساتھ سے الگ ہوئے ہوئے ہیں اس کا شاید یہ مطلب ہو کہ بظاہر تو ساتھ ہیں۔ مگر اطاعت میں تقدم کرتے ہیں چلتے چلتے کسی کے چیخنے کی آواز آئی ہے۔ اور مَیں اسکی طرف دوڑتا ہوا گیا۔ کہ اسے مصیبت سے بچاؤں۔ دیکھا کہ ایک اژدہا ہے۔ جو لوگوں پر حملہ کر رہا تھا۔ اور کوئی انسان اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا جب وہ سانس لیتا تھا تو بے اختیار لوگ اسکی طرف کھنچے چلے جاتے اور کوئی انکو روک نہ سکتا۔ انسانوں پر ہی کیا موقوف ہے ہر ایک چیز درخت وغیرہ تک اسکی طرف کھنچے گئے اور جب وہ سانس باہر نکالتا جہانتک پہنچتا۔ وہاں تک کی ہر ایک چیز کو جلا کر راکھ کر دیتا۔ اسوقت مَیں نے اپنے دوستوں میں سے ایک کو دیکھا۔ جسپر وہ حملہ آور ہو رہا تھا مَیں بھاگ کر گیا کہ اسکی مدد کروں۔ لیکن وہ اژدہا اس سے ہٹ کر مجھ پر حملہ کرنے لگا۔ اسوقت مجھکو وہ اژدہا یاجوج ماجوج ہی معلوم ہونے لگا۔ اور خیال آیا کہ اس کا سامنے ہو کر تو مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لا یدان لاحد لقتالھما ؟ کہ اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکیگا۔ اور یہ حدیث یاجوج ماجوج کے متعلق ہے اس سے مجھے کچھ گھبراہٹ سی پیدا ہوئی لیکن معاً یہ بات مجھے سمجھائی گئی۔ کہ اس حدیث کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ اسکے سامنے ہو کر کوئی مقابلہ نہیں کر سکیگا۔ اگر کسی اور طریق سے حملہ کیا جائے۔ تو ضرور کامیابی ہوگی اسکے بعد مَیں نے دیکھا۔ کہ ایک چارپائی پڑی ہوئی ہے۔ جو بُنی ہوئی نہیں صرف چوکھٹ ہی اور وہ اس اژدہے کی پیٹھ پر رکھی گئی ہے۔ مَیں اسپر کھڑا ہو گیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی شروع کر دی ہے جس سے وہ پگھلنا شروع ہو گیا۔ اور آخر کار مر گیا۔ یہ مَیں نے اسکے سامنے ہو کر مقابلہ نہیں۔ بلکہ اوپر ہو کر کیا تھا اسلیئے کامیاب ہو گیا۔

آج جو اسلام کے خلاف فتنہ برپا ہے کوئی نہیں جو تلوار سے اسکو مٹا سکے اسکے مٹانیکا ذریعہ صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے خدا کے حضور دعا کرنا۔ پس سب ملکر دعائیں کرو اور اسلام کی تائید میں اس ہتھیار سے بہت زیادہ کام لو۔ دیکھو جو کوئی اسلام کا نام لیکر کسی کے مقابلہ میں تلوار اٹھاتا ہے وہ سخت ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول کریم نے فرمایا ہے۔ کہ اسوقت تلوار کام نہیں دے گی۔ تو اس زمانہ میں صرف دعا ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے مخالفین اسلام کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے مگر جو لوگ اسلام کے نام پر اسوقت تلوار اٹھاتے ہیں وہ درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔ وہ نہ صرف خدا اور رسول کے حکم کے خلاف ہی کرتے ہیں۔ بلکہ اسلام سے دشمنی بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ وہ ذریعہ استعمال کرتے ہیں۔ جو قرآن نے نہیں بتایا۔

پس یہ زمانہ خصوصیت سے دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ دعاؤں کے خاص اوقات ہیں نمازوں میں نوافل میں خاص طور پر روزوں میں دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ اسلام کی ترقی اسی میں ہے۔

بعض اہم کام درپیش ہیں۔ ان میں رکاوٹیں آجاتی ہیں۔ سب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ انکے کرنیکی ہمیں توفیق دے۔

ترقی کا وقت یہی ہے۔ لیکن ہماری طاقت بھی کمزور ہے پورے سامان بھی نہیں ہیں۔ مَیں تو اپنی صحت کو دیکھتا ہوں۔ ہمیشہ بیمار ہی رہتا ہوں ایک وقت صحت ہوتی ہے تو دوسرے وقت بیمار۔ پس اسوقت ضرورت ہے کہ ہماری تمام جماعت پورے جوش کے ساتھ دعائیں کرے کہ خدا تعالیٰ نور ہدایت کو

تمام دنیا میں پھیلا دے اور ہمیں سامان دے جنسے ہم کامیاب ہوں۔ لیکن صرف سامانوں سے ترقی اور غلبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلیئے سامان ہوں تو ساتھ خدا کا فضل بھی ہو۔

پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ ہمیں وہ سامان دے جن سے اسلام کی ترقی ہو۔ اللہ تعالےٰ ہم پر رحم کرے اور چشم پوشی فرمائے۔ اور وہ کام جو مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہم پر فرض ہوئے ہیں ان کے پورا کرنے کی توفیق دے تا ہم اسلام کی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے چند سوالات کے جواب

(از مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

چوتھا سوال اور اس کا جواب

مولوی محمد علی صاحب کا چوتھا سوال یہ ہے۔ کہ جن صحابہ نے حضرت علیؓ کی بیعت نہیں کی اور جن اہل بیت نبوی نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت نہیں کی انکو فاسق کہنا جائز ہے؟

اسکے جواب میں عرض ہے کہ صحابہ بدرؓ میں سے ہم کسی کو بھی فاسق کہنا جائز نہیں سمجھتے اور نہ ہی اہل بیت کو فاسق کہتے ہیں ہاں سورۂ نور کی آیت استخلاف اور آیت استخلاف کا یہ فتویٰ کہ من کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ کہ جس میں من کفر کے فقرہ کو عمومیت کے معنوں میں ذکر کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ خواہ خلافت اور خلیفۂ وقت سے انکار کرنے والا محمد علی ہو خواہ خواجہ یا کوئی تیسرا جو انکی باغیانہ شورش میں شریک ہے وہ اس فتویٰ کے مطابق فاسق ہے اور ضرور فاسق ہے۔ باقی رہا یہ کہ ہم صحابہ کرام اور اہلبیت پر خوارج اور شیعہ لوگوں کی غالیانہ اور مفتریانہ روایتوں کی بنا پر حملہ کریں اور انکو بموجب فاسق کہیں تو یہ خلاف منشاء تقویٰ ہے اور تاریخی حالات کہ جنکے اکثر واقعات رطب و یابس کی بنا پر ہیں اور جنکے ماخذ میں زیادہ تر دخل خوارج اور شیعہ کی افراط و تفریط افترا اور غلو سے بھری ہوئی روایتوں کا ہے کیا انکی بنا پر ایک مومن اور متقی انسان سے ایسا ہو سکتا ہے کہ نبی کریمؐ کے پیارے صحابہ اور پیارے اہلبیت کے حق میں کوئی ناجائز کلمہ منہ سے نکالے۔ ہاں ہمارے غیر مبائعین اور رئیس البغاۃ یعنی غیر مبائعین کے مصنوعی امیر اگر بعض صحابہ اور اہلبیت کو نامزد کر کے آیت ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون کے وعید کے نیچے لاکر انہیں فاسق قرار دیتے ہیں تو دین اور انکار خلافت و خلفاء سے اپنی فاسقانہ حیثیت میں انہیں شریک ٹھیراتے ہیں تو ٹھیرائیں ہم تو سب کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے مبشر خطاب کا مصداق سمجھتے ہیں۔

علاوہ اسکے صحابہ اور اہلبیت میں سے جنکو نامزد کر کے ہمارے سامنے فتویٰ کے لیئے پیش کیا جاتا ہے خدا کے فضل سے انمیں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جسکے متعلق یہ ثابت ہو کہ اس کا انکار اور مخالفت پر خاتمہ ہوا ہے۔ ان منافقین کا وہ گروہ جو بظاہر صحابہؓ میں ملا ہوا نظر آتا تھا جن میں سے بعض نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد خلیفۂ اول کی خلافت کا انکار کیا پھر خلیفۂ ثانی کی خلافت کا جیسا کہ آجتک انکا بقیہ شیعہ کے نام سے مشہور چلا آتا ہے اور جن کے حق میں سورۂ منافقون کی تمام سورۃ نازل ہوئی اور جو آنحضرتؐ کے سامنے قسمیں کھا کھا کر آپ کے رسول اللہ ہونے اور آپ پر ایمان لانے کے متعلق شہادت دیتے تھے اور آنحضرتؐ بوجہ حسن ظنی کے تسلیم کر لیتے تھے اور انکی قسمیں کھانے کے باعث انکے متعلق شہادت کو جھوٹے طور پر ادا کرنے کا خیال نہیں فرماتے تھے لیکن خدا نے انکے نفاق کا بھانڈا پھوڑ دیا جیسا کہ فرمایا اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون۔ اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انھم ساء ما کانوا یعملون۔ ایسا ہی اس کے بعد کا فقرہ ہے اذا رأیتھم تعجبک اجسامھم وان یقولوا تسمع لقولھم کانھم خشب مسندۃ۔ باوجود اسکے ان کی بزدلی کا یہ عالم کہ فرمایا یحسبون کل صیحۃ علیھم ھم العدو فاحذرھم قاتلھم اللہ انی یؤفکون۔

علاوہ اسکے منافقوں کی چالیں ایسی نہاں در نہاں اور پیچ در پیچ تھیں کہ آنحضرتؐ جیسا عارف انسان بھی بعض منافقوں کو نہیں شناخت کر سکتا تھا۔ جیسا کہ سورۂ توبہ کی آیت ذیل میں آیا ہے۔ ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم۔ پس دیکھو باوجودیکہ ایسے لوگ بظاہر صحابہ کہلاتے تھے لیکن قرآن کریم سے انکے متعلق کیا ظاہر ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ جب میں حوض کوثر پر ہونگا تو کچھ لوگ کہ جنکو میں اپنی زندگی میں صحابہؓ سے سمجھتا ہونگا دوزخ کی طرف کھینچے جا رہے ہونگے تب میں انہیں دیکھکر بول اٹھونگا کہ اصیحابی اصیحابی یعنی یہ تو میرے صحابہ ہیں تب مجھے جواب میں کہا جائیگا کہ انک لا تدری ما احدثوا بعدک فلا رقیتھم۔ یعنی اصحاب تو تیرے ہی ہیں لیکن تجھے کیا خبر کہ انہوں نے صحابہ کے لباس میں ہو کر تیری وفات کے بعد کیا کیا بدعتیں پیدا کیں جس سے یہ خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسری مخلوق خدا کو بھی تباہ کیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جواب میں لفظ بعدک اور فلا رقیتھم بڑھایا گیا ہے کہ گو منافقوں نے آنحضرتؐ کی زندگی میں بھی منافقانہ چالوں سے دین کو نقصان پہنچانا چاہا لیکن زمانہ نبوت و رسالت میں انکی آنحضرتؐ کی موجودگی میں پیش نہیں جا سکتی تھی کیونکہ وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ اپنی وحی سے آنحضرتؐ کو انکی شرارتوں سے متنبہ کرتا رہتا

جس کی وہ اپنی منافقانہ چالوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ لیکن جوں ہی آنحضرت صلعم کا وصال ہوا۔ کچھ تو مرتد ہی ہو گئے اور کچھ خلیفہ وقت کی مخالفت میں لگ گئے۔ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وغیرہ کی خلافت کے منکر ہو بیٹھے۔ اور کچھ اہل بیت کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے۔ اور ایک گروہ ان میں سے شیعہ کے نام سے مشہور ہوا۔ جو اہل بیت کی عداوت میں آج تک جل رہا ہے۔ سو بعثت اول کے دور میں تو شیعہ اور خوارج دو علیحدہ علیحدہ گروہ تھے۔ لیکن آنحضرت صلعم کی بعثت ثانی کے دور میں جو گروہ منافقوں کا پیدا ہوا۔ وہ خلافت اور خلفاء کے انکار اور اہل بیت کی عداوت اور مخالفت کی وجہ سے شیعہ اور خوارج دونوں گروہوں کے وصف اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس کے بانی کا شجرہ نسب یزید بن معاویہ سے جا ملتا ہے۔ اور یہی وہ گروہ بغاۃ اخرج منہ الیزیدیون کی وحی کے مطابق خدا کے نبی، ہاتھ نے خدا کے مقدس مقام سے نکال باہر پھینک دیا۔ اور جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ مدینہ طیبہ منافقوں کے لئے بھٹی ہے۔ جس میں منافق نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح مدینۃ المسیح قادیان میں آج کوئی منافق نہیں ٹھہر سکتا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک ؏

پانچواں سوال اور اس کا جواب

مولوی محمد علی صاحب کا پانچواں سوال یہ ہے کہ حقیقۃ الوحی استفتاء صفحہ ۶۵ میں اپنی نبوت کو مجازی نبوت قرار دیا ہے۔ اور ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۲ پر مجازی نبوت کے معنے محدثیت کئے ہیں۔ کیا ازالہ اوہام میں جو تشریح مجازی نبوت کی حضرت صاحب نے کی ہے وہ قابل قبول ہے یا نہیں؟

اس سوال کا جواب خود حضرت مسیح موعود کے کلام میں موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جہاں ازالہ میں مجازی نبوت کے معنے محدثیت کئے ہیں۔ وہاں سوال کے جواب کو اس عبارت سے شروع کیا ہے۔ "نبوت کا دعوے نہیں۔ بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ پھر اسکے بعد لکھتے ہیں "اس کو (یعنی محدثیت کو) اگر ایک مجازی نبوت قرار دیا جائے۔ یا ایک شعبہ قویہ نبوت کا ٹھہرایا جائے

تو کیا اس سے نبوت کا دعویٰ لازم آگیا؟"

اب دیکھو۔ اس عبارت میں حضرت صاحب اپنے تئیں محدثیت کا مدعی ٹھہرا رہے ہیں نہ نبوت کا اور ان الفاظ کو جو آپ کی وحی اور الہام میں نبی اور رسول کے پائے جاتے ہیں۔ صریح طور پر اس عبارت میں محدثیت کے معنوں میں لے رہے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ محدثیت کے اس دعوے اور اس تعریف کے رو سے اُمت محمدیہ کے سب محدثین آپ کے ساتھ اس مرتبہ میں شریک ہیں۔ اور نیز یہ کہ باوجودیکہ آپ کے حق میں لفظ نبی اور رسول کے الہام ہوتے ہیں۔ لیکن آپ ان الفاظ کے مفہوم کو محدثیت کی تعریف سے باہر نہیں سمجھتے۔ اور اسی بناء پر تریاق القلوب تک اپنے تئیں غیر نبی کی حیثیت میں سمجھ کر اپنے انکار کو کفر نہیں قرار دیتے تھے۔ اور اپنی فضیلت کو ہر حال میں جزوی فضیلت قرار دیتے تھے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے پھر اسکے بعد باوجودیکہ آپ تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ پر یہ عبارت لکھ آئے کہ:۔

"اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے"

اب اسکے بعد ریویو آف ریلیجنز جلد اول صفحہ ۲۵۷ پر فرماتے ہیں:

"خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے"

اب ان دونوں عبارتوں میں ایک سائل تناقض سمجھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں سوال کرتا ہے۔ جس کا حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ میں یہ جواب دیا ہے کہ:۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"

اب اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ اوائل میں آپ نبی اور رسول کے الفاظ کو ماؤل مان کر محدثیت کے معنوں میں لیتے تھے۔ اور اپنے تئیں غیر نبی قرار دیکر اپنی ہر طرح کی فضیلت کو جزئی فضیلت قرار دیتے تھے۔ اور اوائل کے زمانہ میں آپ اسی عقیدہ پر قائم رہے۔ اب اس کے بعد آپ پر بارش کی طرح وحی نازل ہوئی ہے۔ جس نے آپکو نبی کے صریح خطاب دینے سے پہلے عقیدہ سے اٹھا کر دوسرے عقیدہ پر قائم کیا۔ جسکے بعد آپکی تحریر اور تقریر اور آپکے احکام اور طرز عمل میں بھی صریح فرق پیدا ہو گیا۔ اور وہ اس طرح کہ تبدیلی عقیدہ کے بعد ایک طرف تو آپ نے یہ لکھ دیا کہ میں نبی بمعنے نبی ہی ہوں۔ نہ محدث اور پہلے تو نبوت بمعنے محدثیت سمجھ کر اپنی نبوت میں سب محدثین اُمت کو شریک ٹھہراتے تھے۔ لیکن اب فرمانے لگے۔ کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر علاوہ اسکے دوسری طرف اپنے آپ کو پیش کر کے اپنے انکار کرنے والوں کو کافر قرار دیا۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳ پر فرمایا:۔

"یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے"

دیکھو اس سے پہلے صرف اپنے مکفر کو کافر قرار دیتے تھے۔ نہ اپنے دعوے کے منکر کو۔ لیکن نبی کے صریح خطاب کے بعد علاوہ مکفروں کے منکروں کو بھی کافر قرار دیا بلکہ دونوں کو خدا کے نزدیک ایک ہی قسم میں داخل بتلایا اسکے بعد احکام اور طرز عمل پر نگاہ ڈالو۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام اور قطعی حرام ٹھہرایا۔ غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے قولاً و عملاً منع فرمایا۔ اور دینی و دنیوی قسم کی مجلس اور اجتماع سے الگ کرنے کا حکم دیدیا۔ اب اسکے بعد معترض صاحب کا رسالہ استفتاء

کے صفحہ ۶۵ سے محبت نبیا من اللہ علی طریق المجاز
لا علی وجہ الحقیقۃ کے حوالہ سے لفظ مجاز سے
ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۲۳ کے لفظ مجازی نبوت کا معنے
مراد لینا کس قدر جہالت اور کوتہ اندیشی ہے۔ کیونکہ علی
طریق المجاز کو علی وجہ الحقیقۃ کے مقابل میں ذکر کرنا صرف
ان معنوں میں ہے۔ کہ آپ کی نبوت اور آپ کا نبی ہونا
آنحضرت صلعم کی طرح الگ شریعت اور مستقل نبوت کے ساتھ
نہیں۔ بلکہ آپ کی شریعت کی اتباع اور آپ کے افاضہ سے
الگ اور بے تعلق نہ سمجھ لیں۔ آپ نے لفظ مجاز اور بروز
اور ظل اور ناقص اور غیر مستقل کی اصطلاح قائم کرنے
سے یہ بتایا کہ میرا نبی ہونا اور میری نبوت آنحضرت صلعم سے
علیحدہ ہونے کے معنوں میں نہیں۔ بلکہ آپ کے کمال افاضہ
اور آپکی قوت قدسیہ کے ثبوت اور آپ کے مقاصد کی پیروی
کے لئے ہے۔ اور ان اصطلاحی الفاظ کو استعمال کرنا طریق
حصول نبوت کے اظہار کے لئے ہے نہ کہ نقص نبوت کے
اظہار کے لئے۔ کیونکہ جب بار بار اپنی مختلف تحریروں میں
اپنی نبوت کو نبوت کے معنوں میں کامل نبوت پیش کرتے
ہیں تو اس کے بعد کسی کا کیا حق ہے کہ آپ کی نبوت کو
ایسے معنوں میں لے کہ جس سے نبوت نبوت ہی نہیں رہتی
دیکھو حضرت صاحب حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲ پر فرماتے ہیں:۔

"میں نے خدا کے فضل سے اس نعمت سے کامل حصہ
پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور
خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی"

پھر حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۵۰ پر لکھتے ہیں:۔

"مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا"

پھر دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ جسکے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے
جو بلحاظ کمیت وکیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر
ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں
اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی
ہے۔ پس ہم نبی ہیں"

اب باوجود ان عبارتوں کے کوئی دانا یہ سمجھ سکتا ہے کہ
آپ کا اپنے تئیں ناقص نبی یا مجازی اور ظلی اور بروزی نبی
کہنا نقص نبوت کے باعث ہے۔ بلکہ اس کی مثال تو ایسی ہے

مرہم جسکے رو سے آپ نبی محض اسلئے کہ لوگ کہیں۔ آپ کے نبی ہونے اور آپ کی نبوت سے آپکو آنحضرت کی شریعت اور آپکی اتباع اور افاضہ سے۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی تبارک من علّم وتعلّم میں
آپ کو متعلم اور شاگرد فرمایا۔ اور آنحضرت صلعم کو استاد اور
معلم۔ اب ایک استاد جو ایم۔ اے ہے۔ اگر اس سے کوئی
پڑھ کر ایم۔ اے تک کی تعلیم حاصل کرے۔ اور ایم۔ اے
کی ڈگری حاصل کرنے سے ایم۔ اے کہلائے۔ تو کیا
ایم۔ اے ہونے کے لحاظ سے استاد اور شاگرد دونوں
میں کچھ فرق ہوگا۔ پھر اگر شاگرد اپنے ایم۔ اے ہونے
کی ڈگری کو جو استاد سے بطور استفاضہ حاصل کی ہے۔
اس کے لئے اپنے استاد کے مقابل تعلق استفاضہ کے
اظہار کے لئے بصورت اصطلاح قائم کرنے کے یا بطور
کسر نفسی اور ادب اُستاد کے یہ کہے۔ کہ میرا استاد حقیقی اور
کامل اور مستقل ایم۔ اے ہے۔ اور میں اسکے مقابل ناقص
مجازی۔ بروزی۔ ظلی۔ غیر مستقل۔ غیر حقیقی ایم۔ اے
ہوں۔ تو کیا ان الفاظ سے کوئی شخص کچھ ہی معنے سمجھے۔
لیکن اس کے ایم۔ اے ہونے میں اور ایم۔ اے کی
ڈگری میں تو کچھ فرق نہیں سمجھا جائے گا۔ اسی طرح مسیح موعود
کے نبی ہونے کے متعلق لفظ مجاز اور ظل اور بروز کو سمجھنا
چاہیئے۔ اور اسی پر استفادہ کے لفظ علی طریق المجاز کو
قیاس کرنا چاہیئے۔ فقط ؛

وی پی آتے ہیں

جن اصحاب کا چندہ الفضل ماہ مئی میں ختم ہوتا ہے
انکے نام ماہ جون کا پرچہ (انشاء اللہ) وی پی ہوگا
یہ تو خریداران الفضل کو معلوم ہے کہ جس کا وی پی
واپس آئے گا۔ اس کا پرچہ تا ادائے قیمت امانت
میں رہے گا۔ پس نہایت مہربانی ہوگی۔ اگر وی پی
کی واپسی کے نقصان سے دفتر کو محفوظ رکھا جائیگا
اور خریداری بدستور رہنے دینگے (مینیجر)

اشتہارات

سامان ورزش کے لئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ

احمدی شائقین کی خدمت میں اس اشتہار کے ذریعہ اطلاع پہنچاتی ہوں
کہ ہمارا کارخانہ ہر قسم کے سامان ورزش از قبیل کرکٹ۔ ہاکی۔
فٹ بال۔ ٹینس بیڈمنٹن اور جمناسٹک وغیرہ مدت سولہ سال سے
ہندوستان اور بیرون از ہند بہم پہونچا رہا ہے۔ لیکن ہنوز
احمدی قوم نے زمانہ حال کی روش کے مطابق قومی مفاد کو مد نظر
رکھتے ہوئے اس کارخانہ کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ لہذا جو
احباب سکولوں میں ملازم ہوں یا کسی اور جگہ سپورٹس کے
سامان کی ضرورت ہو۔ دخل رکھتے ہوں۔ انکی خصوصاً اور
دیگر شائقین کی عموماً توجہ درکار ہے۔ قومی مرکز قادیان کے
تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مولانا محمد الدین صاحب
بی۔ اے ہمارے کارخانہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

جناب من! میں یہ بات بلا تامل کہتا ہوں کہ میں آپکے
کارخانہ سے ہر طرح سے خوش ہوں۔ آپ سامان کرکٹ و
فٹ بال کے متعلق فرمائشوں کی تعمیل نہایت مستعدی سے
کرتے رہے ہیں۔ جو سامان ورزش مجھ کو بنا کر بھیجتے رہے
بلحاظ قیمت وخوبی ساخت مقابلۃً نہایت ہی اطمینان بخش
ثابت ہوتا رہا ہے۔ آپ کا صادق۔ محمد الدین ہیڈ ماسٹر قادیان

مکمل فہرست حسب فرمائش بھیجی جائے گی ؛
پتہ صرف۔ نظام۔ سیالکوٹ شہر

پتھر کا کوئلہ

خاکسار عرصہ چھ سال سے بنگال کے جھریا کول فیلڈ میں پتھر کے کوئلہ
کا کاروبار کرتا ہے۔ اور اس میں خدا کے فضل سے خوب تجربہ رکھتا ہے
پس ضرورت والے تمام اصحاب خصوصاً ہمارے احمدی بھائی ہر قسم
کے کوئلہ کے لئے مجھے آرڈر دیکر ممنون فرماویں۔ انشاء اللہ نہایت
قلیل نفع پر تعمیل کروں گا۔ کم از کم ایکبار معاملہ کرکے ضرور آزمائیں
پتہ یہ ہے:۔ عبد الکریم احمدی۔ کول مرچنٹ پوسٹ آفس آرہ

ضرورت نکاح

ایک نوجوان قریشی لڑکی نکاح کے لئے احمدی قریشی یا احمدی سید ڈاکٹر
علاقہ پنجاب درخواست کریں:۔ درخواستیں بنام
غلام نبی مدرس۔ مدرسہ احمدیہ قادیان